Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۶ ہجرت ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۲ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۰۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ مئی ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت اچھی ہے ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

ربوہ ۱۱ مئی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی ۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے احباب جماعت کو اسلام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی اپنی استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے اور دوسروں کو اپنی زندگیوں میں خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے دکھانے اور اس طرح نوع انسان کے سچے ہمدرد اور بہی خواہ بننے کی تلقین فرمائی ۔

حضور نے فرمایا ہمارا رب رب العالمین ہے ۔ اس کی رحمانیت کا تعلق اس کی پیدا کردہ اس کائنات کی ہر شے سے ہے ۔ چنانچہ ہر شے اس کائنات کی اس کی رحمانیت کے جلوؤں سے بہرہ ور ہو رہی ہے ۔ اسی لئے اس نے فرمایا ہے رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو صفات الٰہیہ کے مظہر اتم ہیں اس نے رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ بنایا ہے اور قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ (باقی صفحہ ۸ پر)

یوم خلافت

جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو یوم خلافت منایا جائے اور اس دن جلسے منعقد کر کے احباب جماعت کو خلافت احمدیہ کی تاریخ، خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کی برکات نیز مقام خلافت کی عظمت و رفعت سے آگاہ کریں اور ان جلسوں کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائیں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی ۔ جوامع الکلم ۔ جواہر الکلام

خدا کی جناب میں زیادہ پسندیدہ وہ انسان ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ نیک سلوک کرے

مخلوقِ خدا کے ساتھ حُسنِ سلوک کے تین درجے اور موقع و محل کی مناسبت سے ان پر عملدرآمد کی اہمیت

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی (نحل آیت ۹۱)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور (غیر رشتہ داروں کو بھی) قرابت والے (شخص) کی طرح (جاننے اور اسی طرح مدد) دینے کا حکم دیتا ہے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ (شعب الایمان)

ترجمہ:- فرمایا ۔ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا عیال ہے پس انسانوں میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ وہ انسان ہے جو اس کے عیال سے نیک سلوک کرتا ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اس آیت کریمہ (یعنی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی ... الخ) میں ایصالِ خیر کے تین درجوں کا بیان ہے ۔

اوّل (عدل) یہ درجہ کہ نیکی کے مقابل پر نیکی کی جائے یہ تو کم درجہ ہے اور ادنیٰ درجہ کا بھلا مانس آدمی بھی یہ خلق حاصل کر سکتا ہے کہ اپنے نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرتا رہے ۔

دوسرا درجہ اس سے مشکل ہے اور وہ یہ کہ ابتداءً آپ ہی نیکی کرنا اور بغیر کسی کے حق کے احسان کے طور پر اس کو فائدہ پہنچانا اور یہ خلق اوسط درجہ کا ہے ۔ اکثر لوگ غریبوں پر احسان کرتے ہیں اور احسان میں یہ ایک مخفی عیب ہے کہ احسان کرنے والا خیال کرتا ہے کہ میں نے احسان کیا ہے اور کم سے کم وہ اپنے احسان کے عوض میں شکریہ یا دعا چاہتا ہے اور اگر کوئی ممنونِ منت اس کا مخالف ہو جائے تو اس کا نام احسان فراموش رکھتا ہے .....

تیسرا درجہ ایصالِ خیر کا خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ بالکل احسان کا خیال نہ ہو اور نہ شکرگزاری پر نظر ہو بلکہ ایک ایسی ہمدردی کے جوش سے نیکی صادر ہو جیسا کہ ایک نہایت قریبی مثلاً والدہ محض ہمدردی کے جوش سے اپنے بیٹے سے نیکی کرتی ہے ۔ یہ وہ آخری درجہ ایصالِ خیر کا ہے جس سے آگے ترقی کرنا ممکن نہیں لیکن خدا تعالیٰ نے ان تمام ایصالِ خیر کی قسموں کو محل اور موقع سے وابستہ کر دیا ہے اور آیت موصوفہ میں صاف فرما دیا ہے کہ اگر یہ نیکیاں اپنے اپنے محل پر مستعمل نہیں ہوں گی تو پھر یہ بدیاں ہو جائیں گی ۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۴۳۹)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ

۱۲ ہجرت ۱۳۵۸ ہش

۱۲ مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی نشانوں کا اِنکار اور اس کا لازمی نتیجہ

اعتقادی اور عملی گمراہیوں میں مبتلا لوگوں کو ہدایت کی راہ پر واپس لانے کے لئے جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی مامور کو دُنیا میں بھیجتا ہے تو حق کو لوگوں پر آشکار کرنے کیلئے اسے آسمانی حکمت سے ضرور مالا مال فرماتا ہے۔ اِس آسمانی حکمت کو کام میں لاتے ہوئے وہ لوگوں پر ان کی گمراہی واضح کر کے انہیں حق کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اُس کی یہ دعوت نہایت محکم دلائل پر مبنی ہوتی ہے۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ ان محکم دلائل کے سامنے عاجز آجانے کے باوجود اکثر لوگ اُس کی دعوت کو رَدّ کر دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر حجّت تمام کرنے کے لئے اپنے نہایت درخشندہ نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ آسمان میں بھی نشان ظاہر ہوتے ہیں اور زمین پر بھی نشانوں کا ظہور عمل میں آتا ہے حتّٰی کہ لوگ خود اپنے نفوس اور خاندانوں میں اور اِرد گرد مسلسل نشانوں کو ظاہر ہوتے دیکھتے ہیں اور اس طرح اُن پر ہر طرح حجّت تمام ہو جاتی ہے۔

جب اِس اتمامِ حجّت کے باوجود لوگوں کی اکثریت حق سے منحرف رہتی ہے اور محض ہٹ دھرمی کی راہ سے اسے قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتی تو وہ خدا کی نگاہ میں اپنے آپ کو مستحقِ عذاب بنا لیتی ہے۔ پر خدا غضب میں دھیما ہے۔ وہ انہیں جھنجھوڑنے اور حق کی طرف متوجہ کرنے کے لئے پہلے انہیں چھوٹی چھوٹی تکالیف میں مبتلا کرتا ہے جب وہ نسبتاً اِن چھوٹی تکالیف سے بھی فائدہ نہیں اُٹھاتے اور حق کی مخالفت اور ظلم سے کسی صورت باز نہیں آتے تو پھر وہ ایسا عذاب نازل کرتا ہے کہ جس کے آگے ان کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جاتی ہیں اور ان کے لئے حق کی طرف رجوع کرنے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ اُس وقت ان کا ایمان لانا خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قابلِ عزّت نہیں ہوتا اِسی لئے ان کو وہ اجر نہیں ملتا جو السّابقون الاوّلون کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں آئندہ کے لئے وہ دار الامان میں آجاتے ہیں لیکن اُن درجوں تک ان کی رسائی نہیں ہوتی جو قبل از نزولِ بلاء ایمان لانے والوں اور ان کی صالح نسلوں کو عطا کئے جاتے ہیں۔

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے ماتحت نہایت محکم دلائل کی رُو سے اہلِ مکّہ کو شرک سے باز آنے اور توحیدِ حقیقی کی طرف آنے کی دعوت دی اور چند سعید الفطرت انسانوں کے سوا اکثر نے ان محکم دلائل کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے آپؐ کی دعوت کو رَدّ کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ایک خاص امر کا اعلان کرنے کا حکم دیا اور وہ یہ تھا:۔

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ (النمل آیت ۹۳)

ترجمہ:۔ جو ہدایت پا جائے گا تو اُس کا ہدایت پانا صرف اسی کی جان کے کام آئے گا اور جو گمراہی پر مُصر رہے گا تو تُو اسے کہہ دے کہ مَیں تو صرف ہوشیار کرنے والا ہوں۔

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ دلائل کو خاطر میں نہ لانے اور حق کا انکار کرنے والوں کو یونہی نہیں چھوڑا جائے گا بلکہ ان کی آنکھیں کھولنے اور حق کی طرف ان کے دلوں کو جنبش دینے کے لئے مہیب نشان ظاہر کئے جائیں گے اور یہ نشان نہ صرف زمین و آسمان میں ظاہر ہوں گے بلکہ خود ان منکروں کے نفسوں میں اور ان کے اِرد گرد بھی نشان ظاہر کئے جائیں گے تاکہ ہر طرح سے ان پر حجّت پوری ہو جائے اور اتمامِ حجّت کے بعد بھی انکار پر مُصر رہنے کی صورت میں اس کے قدرتی انجام کے وہ خود ذمّہ دار ٹھہریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیات ۵۴، ۵۵)

ترجمہ:۔ ہم ان لوگوں کو تمام اطرافِ عالم میں بھی ضرور اپنے نشان دکھائیں گے اور خود ان کی جانوں (اور خاندانوں) میں بھی یہاں تک کہ یہ (امر) ان کے لئے بالکل ظاہر ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے (یعنی پوری طرح اتمامِ حجّت ہو جائے گا)۔ کیا تیرے ربّ کا ہر چیز پر نگران ہونا ان کے لئے کافی نہیں؟ خبردار! یہ لوگ اپنے ربّ کی ملاقات کے بارہ میں شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کان کھول کر سُنو! اللہ ہر چیز پر حاوی (اور اسکے تباہ کرنے پر) قادر ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے عین مطابق آسمان میں اور زمین پر، خود مخالفین کے اپنے نفوس اور خاندانوں میں اور ان کے اِرد گرد اسلام کی حقانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نہایت مُہتم بالشّان نشان ظاہر فرمائے جن کے تحت اللہ تعالیٰ نے اسلام، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی نہایت ہی قلیل، کمزور اور بے بضاعت جماعت کے خلاف کفّارِ مکّہ کے نہایت ہی خطرناک منصوبوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا اور وہ مسلمانوں کو قدم قدم پر اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا چلا گیا۔

ایسے مُہتم بالشّان اور درخشندہ آسمانی نشان دیکھنے کے باوجود بہت تھوڑے تھے جو اُن نشانوں کی وجہ سے ایمان لائے، اکثر نے اعراض ہی اختیار کیا۔ اگرچہ وہ ان نشانات سے مرعوب ہو چکے تھے اور دِل میں قائل بھی ہو گئے تھے لیکن وہ جانتے بُوجھتے ہوئے بھی ان نشانوں کو اتفاقی واقعات قرار دے کر یا انہیں بعض ستاروں کی اثر انگیزی کی طرف منسوب کر کے ان کا انکار کرتے چلے گئے اور اِس طرح انہوں نے اپنے آپ کو مستحقِ عذاب بنا لیا۔ اِس پر خدا تعالیٰ نے انہیں آیاتِ الٰہی کے انکار کے انجام سے آگاہ کرنے کی غرض سے فرمایا:۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

(یوسف آیات ۱۰۶ تا ۱۰۸)

ترجمہ:۔ اور آسمانوں اور زمین میں بہت سے نشان (ظاہر ہوئے) ہیں جن کے پاس سے یہ لوگ ان سے اِعراض کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں اور ان میں سے اکثر (لوگ) اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر اِس حالت میں کہ وہ (ساتھ کے) ساتھ شرک بھی کرتے جاتے ہیں۔ تو کیا یہ (لوگ) اِس بات سے (محفوظ اور) بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر اللہ کے عذابوں میں سے کوئی سخت عذاب آجائے یا اچانک ان پر وہ گھڑی آجائے (جس کی پہلے سے خبر دی جا چکی ہے) اور انہیں پتہ بھی نہ لگے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ خدائی نشانوں سے اِعراض کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ جو لوگ درخشندہ نشانوں سے عملاً اِعراض کرتے ہوئے قبولِ حق سے گریزاں رہتے ہیں وہ اپنے اِس فعل سے فی الاصل خدائی عذاب کو دعوت دے رہے ہوتے ہیں۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ خدائی نشانوں کی تکذیب اور ان سے اِعراض بہت بڑی معصیت ہے اور اِس سے اجتناب از حد ضروری ہے۔

عطیہ جات برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین محرومین میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اِن مستحقین محرومین کی کافی تعداد ہے۔ اِس کارِ خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصّہ لیتے ہیں لہٰذا جملہ احمدی مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اِس کارِ خیر میں فراخ دلی سے حصّہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر ۴۵۵۰ / ۱۷۲-۳۳۱ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین محرومین نظارت ضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہبِ اسلام کی چند خوبیاں

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سورینام مشن جنوبی امریکہ

(یہ تقریر ریڈیو سورینام جنوبی امریکہ پر نشر ہوئی)

(۲)

حضرات محترم! اسلام کی پانچویں خوبی یہ ہے کہ اس نے تمام نبیوں کو سچا ماننے کا حکم دیا ہے۔ اور اس طرح ان کی عزت قائم کی ہے۔ دوسرا کوئی مذہب ایسا نہیں۔ ہر قوم کے لوگ اپنی قوم میں سے آنے والے نبیوں کو مانتے ہیں۔ مگر دوسری قوم کے نبیوں کی عزت نہیں کرتے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے نبیوں کی توہین ہوئی۔ اسلام کا پیغام رب العالمین خدا کی طرف سے ہے۔ اور تمام قوموں کے لئے ہے اس لئے اس نے یہ بھی اعلان کیا۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔

(فاطر ۲۴)

کہ ہر قوم میں خدا کی طرف سے نذیر اور نبی آئے۔

اسلام کی یہ خوبی کتنی پیاری ہے۔ یہ اصول قوموں میں صلح کی صحیح بنیاد اور مذاہب میں اتحاد اور اتفاق کی راہ ہے۔ ان کے مذاہب کو سچا مان کر ان کو قریب کر لیا ہے اور خدا کے پہلے نبیوں نے جو آخری زمانہ میں آنے والے ایک عظیم الشان مصلح کی خبر دی تھی۔ اس کی سچائی بھی اسلام میں پیدا ہونے والے امام آخر الزمان مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوئی ہے۔ ہر قوم اپنے مذہب کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانے کے ایک نبی یا اوتار کی انتظار کر رہی تھی۔ اسلام نے ان پیشگوئیوں کو سچا کر دیا۔ کیونکہ اسلام میں پیدا ہونے والے امام آخر الزمان نے اعلان فرمایا کہ میں وہی موعود اقوام عالم ہوں جس کی لوگ انتظار کر رہے تھے۔ میں ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح اور مسلمانوں کے لئے امام اور مہدی ہوں۔ اور خدا نے ایسا اس لئے کیا ہے تا کہ تمام قوموں کو دینِ اسلام پر اکٹھا کر دیا جائے اور اس طرح ان کو ایک قوم بنا دیا جائے۔

پس اسلام نے صرف یہی نہیں منوایا کہ پہلے تمام رسول سچے تھے بلکہ انکی پیشگوئی کو بھی سچا کر دکھایا۔ کیونکہ موعود اقوام عالم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے آنے سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اب اسلام ہی ایک کامل مذہب ہے۔ اور زندہ مذہب ہے۔ پہلے مذاہب اب اپنی زندگی کھو چکے ہیں۔ اب ان میں کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے خدا نے ان کا مصلح اور اوتار اسلام کے اندر پیدا کر دیا۔ اور وہ ہندوستان کے حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ مبارک وہ لوگ جو اس کو قبول کرتے ہیں سے

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات

حضرات! اسلام کی خوبیوں پر جو آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ مذہب کی غرض خدا تک پہنچنا ہے۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مذہب اسلام اس غرض کو صحیح معنوں میں پورا کرتا ہے اس مادی دنیا میں انسان کا تعلق اس کے پیدا کرنے والے خدا سے پیدا کرتا ہے۔ اور جو لوگ اس دنیا میں خدا کو نہیں پاتے ان کے متعلق فرماتا ہے کہ

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا

(بنی اسرائیل: ۷۳)

کہ جو لوگ اس دنیا میں خدا کو نہیں دیکھ سکتے وہ اندھے ہیں۔ اور وہ آخرت میں بھی اندھے رہیں گے۔

خدا کا دیدار اس کا کلام ہے۔ وحی والہام ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

(حٰم سجدہ ۳۱/۳۲)

کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتے ہیں اور اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں ان پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خوف و غم نہ کرو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ دنیا و آخرت میں ہم آپ کی مدد کریں گے۔

اسلام کے مقابلے میں کسی مذہب میں اب یہ طاقت اور یہ برکت نہیں ہے کیونکہ کوئی مذہب اب زندہ ہی نہیں رہا۔ اب صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے اور اس میں وحی والہام پانے والے اور تازہ نشانات اور معجزات دکھانے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جس پر اسلامی تاریخ گواہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام تو آسمانی نشانوں کا سمندر ہے۔ کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جس قدر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات۔ ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ۳۵)

بھائیو! اسلام پرانے نشانوں اور معجزوں کو قصوں کے رنگ میں پیش نہیں کرتا بلکہ وہ تازہ نشانات اور معجزات پیش کرتا ہے۔ اور اس میدان میں کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور اس بات کا اقرار ہر مذہب کو ہے۔ وہ خود ہی مانتے ہیں کہ وحی والہام بند ہے۔ اور دراصل اس پر سے کسی مذہب میں روحانی زندگی نہیں رہی۔ اس لئے انہوں نے یہ حیلہ اور بہانہ کر دیا۔ اب خدا نے وحی والہام بند کر دیا ہے حالانکہ زندہ خدا کبھی بولنا بند نہیں کرتا۔ اصل بات یہ ہے کہ اب خدا کی محبت اور پیار اور کلام کے لئے اسلام مذہب پر چلنا ضروری ہے اسی لئے کسی مذہب میں کوئی خدا کا برگزیدہ پیدا نہیں ہوا۔ کہ جو یہ دعوے کرے کہ اس کا خدا سے تعلق ہے۔ خدا سے وہ وحی و الہام پاتا ہے۔ حق یہ ہے کہ یہ سب انعامات اسلام سے باہر بند ہیں۔ مگر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت پر تمام نعمتوں اور برکتوں کے دروازے کھلے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

(النساء ۷۰)

کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یعنی نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں۔ اور صالحین کا درجہ پائیں گے اور یہ لوگ کتنے اچھے رفیق ہیں۔

بھائیو! اسلام ہی زندہ مذہب ہے جس میں اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات کے دروازے کھلے ہیں۔ ہمارے زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود بنا کر اسلام میں بھیج دیا۔ اور ان کو نبی اللہ بنایا جنہوں نے اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر ہزاروں نشانات اور معجزات دکھائے آپ نے فرمایا ہے کہ

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

حضرات! میں نے وقت کے لحاظ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ بیاد پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ

تقاریر کے علاوہ سنڈے سکول کے بچوں کا دلچسپ پروگرام • کھیلوں کا انعقاد

مرتبہ منیر الدین صاحب شمس

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح مہدی کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ یتزوج و یولد لہ کہ وہ شادی کریگا اور اُسکو خاص لڑکا بھی عطا کیا جائے گا یعنی جو دین کی بہت زیادہ خدمات کی وجہ سے شہرت پائے گا۔ خداوند کریم نے اپنے برگزیدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ۱۸۸۶ء بمقام ہوشیارپور چالیس دن کی دعاؤں اور تضرعات کے بعد آپ کو ایک عظیم خبر یہ بھی دی تھی کہ آپ کو رحمت کا نشان دیا جائیگا۔ ایک بیٹا عطا کیا جائیگا جو اسلام کی بہت خدمت کرے گا جو صاحب شکوہ و عظمت ہوگا۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی یہ پیشگوئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں پوری ہوئی۔ اور آپ ہی اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہیں۔ اس پیشگوئی کی اہمیت و عظمت کے اس زندہ و تابندہ نشان کو جماعت احمدیہ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے انگلستان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بیس جماعتیں قائم ہیں۔ امسال پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کی یاد میں انگلستان کی جماعتوں نے اپنے اپنے ہاں ۲۵ر فروری بروز اتوار جلسے کئے۔ بعض نے اس سے پہلے اور بعض نے بعد میں۔

محمود ہال

لندن میں یہ جلسہ مورخہ ۲۵ر فروری بروز اتوار خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی کی اہمیت اور پس منظر بیان کیا اور آریوں کے اس مطالبہ کا ذکر کیا۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں آپ کی راستبازی اور قبولیت دعا کا نشان دیکھنا چاہتے ہیں جو کہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور خدا کی ہستی کا زندہ ثبوت ہوگا۔ نیز بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو قبولیت بخشتے ہوئے مصلح موعود جیسے عظیم الشان بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری دی۔ اس کے بعد خاکسار نے پیشگوئی کے الفاظ پہلے اردو میں اور پھر انگریزی میں اس کا ترجمہ سنایا۔ (لنڈن میں میٹنگز انگریزی میں ہوتی ہیں)

خاکسار کے بعد حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ نے پیشگوئی کے ایک حصہ "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کے منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے ہالینڈ میں پیش آنے والے ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا اور بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اسلام کی بہت خدمت کی اور اسے مختلف مشنز کے ذریعہ پھیلایا۔ اور اس طرح زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔

مکرم حافظ صاحب کی تقریر کے بعد سنڈے سکول کے طلباء کی طرف سے حضرت المصلح الموعود رضؓ کے متعلق ایک نظم مکرم ایوب ندیم صاحب اور بچوں نے کورس کی شکل میں پڑھنے کے بعد ایک طالب علم عزیز طارق صادق ابن مطیع اللہ صادق صاحب نے تقریر کی۔ جس میں حضرت مصلح موعود رضؓ کی زندگی اور آپ کے کاموں کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس وضاحت سے یہ پیشگوئی آپ کی ذات میں پوری ہوئی۔ اس کے بعد طلباء نے پیشگوئی کے الفاظ کے کچھ حصے زبانی سنائے۔

تیسری تقریر مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ انگلستان نے پیشگوئی کے حصہ "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" کے موضوع پر کی۔ آپ نے خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت جماعت میں بعض لوگوں نے خلفشار پیدا کرنے اور خلیفہ کی جگہ انجمن کے قیام کے بارہ میں جو رخنہ اندازیاں ہوئیں ان کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ جماعت کو ہر آن ترقیات عطا کیں۔

بعدہ مکرم ہاشم سعید صاحب نے پیشگوئی میں بیان کردہ صفت "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے بچپن، جوانی اور پھر عہد خلافت کے مختلف واقعات بیان کئے اور استدلال سے واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ذہانت سے مالا مال کر رکھا تھا۔ تفسیر کبیر اور درجنوں کتب اس کا زندہ ثبوت ہیں۔

آخر میں خاکسار نے تلقین کی کہ اس قسم کی مجالس کے اثرات دیرپا ہونے چاہئیں۔ اور ایسی پیشگوئیوں کو غیر مسلم دوستوں کے سامنے بھی رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور قرآن پاک و حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر دال ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی زندہ ہستی کا ثبوت بھی ہیں۔ اجتماعی دعا کے بعد پروگرام کا پہلا حصہ ختم ہوا۔

پروگرام کا دوسرا حصہ

۲۸ر دسمبر ۱۹۷۵ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ کی تقریر کی ٹیپ ریکارڈنگ سنائی گئی جس میں حضور نے آخری زمانہ میں مہدی اور مسیح کی آمد کے متعلق ائمہ سلف اور بزرگان دین کے حوالہ جات پیش کئے ہیں۔ ریکارڈنگ کے دوران دوستوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

ٹیبل ٹینس کے مقابلے

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جلسہ والے دن ٹیبل ٹینس کے مقابلے ہوئے۔ اس موقعہ کے لئے مستقل ٹرافی مکرم عبد الرحمٰن صاحب بٹ نے اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے تحفۃً پیش کی تھی۔ جو ہر سال اول آنے والے کو دی جاتی ہے۔ حضور کی تقریر کی ٹیپ سنانے کے بعد ٹیبل ٹینس کا فائنل میچ ہوا۔ مکرم مولانا عبد الکریم صاحب شرما نے کامیاب کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

لنڈن کے علاوہ ہنسلو، ساؤتھ آل، جلنگھم، لیوٹن اور یارک شائر وغیرہ جماعتوں نے بھی اپنے طور پر جلسے منعقد کئے۔ ان میں سے بعض کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

یارک شائر

یارک شائر کی جماعتوں کا جلسہ بیاد پیشگوئی دربارہ مصلح موعود رضؓ ۲۵ر فروری۔ وائی۔ ایم سی۔ اے بریڈفورڈ کے ہال میں منعقد ہوا صدارت مکرم انیس الرحمٰن صاحب مبلغ یارک شائر نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبد اللطیف صاحب نے حضرت مصلح موعود رضؓ اور جماعتی تنظیمات پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب نے "حضرت مصلح موعودؓ اور اشاعت اسلام" پر اور مکرم غلام ربانی صاحب نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے حضورؓ کے مقام اور کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس میں بریڈفورڈ کے علاوہ ہڈرز فیلڈ، مانچسٹر اور لیڈز وغیرہ سے بھی دوست شامل ہوئے۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ہنسلو

جماعت احمدیہ ہنسلو کا جلسہ مورخہ ۴ر مارچ کو زیر صدارت مکرم مولوی عبد الکریم صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے پیشگوئی کے حصہ "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعدہ مکرم عبد اللطیف خان صاحب نے پیشگوئی کی اہمیت مختلف پہلوؤں سے بیان کی۔ آپ کے بعد نصرت اللہ ناصر صاحب نے "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" پر تقریر کی اور خاص طور پر علوم قرآنیہ کے مقابلہ کے لئے حضورؓ کے چیلنج کو پیش کیا۔ کہ کوئی بھی آپ کے اس چیلنج کو قبول نہ کر سکا۔

آخر میں مولوی عبد الکریم صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہم سب کا یہ فرض ہے۔ کہ ہم بھی اسی طرح خدمت دین بجا لانے والے ہوں۔ جس طرح حضرت مصلح موعودؓ اور ہمارے دیگر بزرگ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام برکات و فیوض سے متمتع فرمائے جو پسر موعود والی پیشگوئی میں مذکور ہیں۔

لیوٹن

مورخہ ۴ر مارچ کو لیوٹن اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں کا جلسہ بیاد پیشگوئی مصلح موعودؓ زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی اہمیت و غرض و غایت بیان کی۔ خاکسار کے بعد ڈاکٹر حیات عمر صاحب نے حضرت مصلح موعود کی سیرت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعدہ تین اطفال نے تقاریر کیں۔ اور ان کے بعد آصف علی صاحب پرویز نے حضورؓ کی خدمات (بالخصوص افریقہ کے ممالک میں) بیان کیں۔ بعدہ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے حضورؓ کے مقام پر روشنی ڈالی۔ اور پھر مکرم ہاشم سعید صاحب نے حضورؓ کی زندگی کے چند نصیحت آموز واقعات سنائے آخر میں خاکسار نے تمام دوستوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔ اجتماعی کھانے سے قبل سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں محض اپنے فضل و کرم سے سچے اور حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبان کی حفاظت

محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب فاضل قائد تربیت مجلس انصاراللہ مرکزیہ

ارشاد باری تعالیٰ:

فرمان الٰہی ہے:-
"مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝"

یعنی ہر انسان جو بھی بات کرتا ہے اس کے پاس اس کا کوئی نگران اور محافظ موجود ہوتا ہے (سورۃ ق ع ۲)

"يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝"

اس دن کو یاد کرو جبکہ ان کی زبانیں بھی اور ان کے ہاتھ بھی اور ان کے پاؤں بھی ان کے اعمال کے متعلق جو وہ کرتے تھے ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ (سورۃ نور ع ۳)

فرمان نبویؐ:

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضمن لی ما بین لحییہ ورجلیہ أضمن لہ بالجنۃ"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی مجھے ضمانت دے میں اس کے جنتی ہونے کی ضمانت دوں گا۔

(صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص…)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث کا ترجمہ یوں فرمایا ہے

"وہ عضو اپنے جو کوئی ڈر سے بچائیگا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائیگا
وہ اک زبان ہے عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیدنا سید الوریٰ"

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"أتدرون ما یدخل الناس النار الأجوفان الفم والفرج"

کیا تم جانتے ہو کہ وہ دو کون سی چیزیں ہیں جو لوگوں کو دوزخ میں ڈالنے کا موجب ہیں۔ سنو! وہ ایک زبان اور دوسری شرمگاہ ہے

قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ ہمارے لئے اپنے اعضاء کی حفاظت بالعموم اور زبان کی حفاظت بالخصوص از حد ضروری ہے۔ زبان کی حفاظت بے شمار گناہوں سے بچاتی ہے۔

ذیل میں زبان کی بدولت جو جو گناہ سرزد ہوتے ہیں ان کی نشاندہی کی جاتی ہے تاکہ ہم زبان کی حفاظت کی اہمیت کو سمجھ سکیں:-

زبان کے گناہ:

۱- گالی دینا۔
۲- لعنت کرنا۔
۳- اظہار بخل کرنا
۴- فتویٰ کفر و ارتداد و نفاق وغیرہ لگانا۔
۵- زندہ یا مردہ کی چغلی کرنا۔
۶- عیب جوئی کرنا۔
۷- عیب لگانا۔
۸- تعریف یا تحقیر کی مبالغہ آمیز باتیں کرنا۔
۹- طعنہ زنی کرنا۔
۱۰- سلام نہ کرنا۔
۱۱- سلام کا جواب نہ دینا۔
۱۲- جھوٹ بولنا۔
۱۳- جھوٹی گواہی دینا
۱۴- بات کرکے مکر جانا۔
۱۵- وعدہ وفا نہ کرنا
۱۶- دھوکہ بازی کرنا۔
۱۷- قرض لے کر انکار کر دینا۔
۱۸- قرض کی ادائیگی میں جھوٹے وعدے کرنا۔
۱۹- غیر محرم یا عورت سے ناجائز گفتگو کرنا۔
۲۰- کسی پر کفر کرنا۔
۲۱- ایذا دہی کی بات کرنا۔
۲۲- باہمی اختلافات و افتراق اور فتنہ وفساد پیدا کرنا
۲۳- حسب نسب میں عیب لگانا۔
۲۴- قطع تعلق اور بول چال بند کرنا۔
۲۵- بغض و عداوت کا مظاہرہ کرنا۔
۲۶- غلط مشورہ دینا۔
۲۷- غلط راہنمائی کرنا۔
۲۸- مکر و فریب کرنا۔
۲۹- بڑوں کی بے ادبی کرنا
۳۰- چھوٹوں کی تحقیر کرنا
۳۱- بددعا دینا
۳۲- جھوٹی قسم کھانا۔
۳۳- لغو قسم کھانا
۳۴- بلاوجہ غیظ و غضب اور غصہ کا مظاہرہ کرنا۔
۳۵- نماز- روزہ- چندہ- درس اور جلسہ وغیرہ نیک کاموں میں شرکت سے روکنا۔
۳۶- خدا اور بندوں کی ناشکری کرنا۔
۳۷- آزمائش پر جزع فزع کرنا۔
۳۸- ماتم اور بین کرنا۔
۳۹- مصیبت پر خدا کو کوسنا۔
۴۰- کسی کی غیبت کرنا
۴۱- بہتان لگانا۔
۴۲- جہاں تک شریعت نے چھپایا ہو
۴۳- قرض خواہ کے مطالبہ پر برا بھلا سنانا۔
۴۴- کسی فرد یا جماعت کی بدنامی کی بات کرنا۔
۴۵- زمانے کو برا کہنا۔
۴۶- مداہنت اور چاپلوسی کرنا۔
۴۷- افشائے راز کرنا۔
۴۸- دوسرے کا خط پڑھنا۔
۴۹- کسی کی ہجو کرنا۔
۵۰- ناجائز مذاق کرنا۔
۵۱- لڑکے لڑکیوں پر آوازے کسنا
۵۲- بلا ضرورت اور لغو باتیں کرنا۔
۵۳- دو باتیں کرنے والوں میں بلا ضرورت دخل دینا۔
۵۴- مجلس کو محض ہنسانے کیلئے بات کرنا۔
۵۵- بدخلقی کرنا۔
۵۶- بے حیائی کی باتیں کرنا یا قصے سنانا۔
۵۷- بری اور بے حیائی کی باتوں کی تشہیر کرنا۔
۵۸- خودستائی کا اظہار کرنا۔
۵۹- مخرب اخلاق باتیں کرنا۔
۶۰- اظہار حسد کرنا۔
۶۱- شیخی بگھارنا اور تکبر کا اظہار کرنا۔
۶۲- ضرورت سے زائد بولنا
۶۳- فحش شعر پڑھنا۔
۶۴- بلاوجہ اونچی بولی بولنا۔
۶۵- سیٹیاں بجانا۔
۶۶- گفتگو میں بازاری الفاظ بولنا۔
۶۷- کسی کے سودے پر سودا کرنا۔
۶۸- کسی کی نسبت پر نسبت کی کوشش کرنا۔
۶۹- لڑکی کی پیدائش پر برا منانا
۷۰- پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے گفتگو کرنا
۷۱- مجلس میں کانا پھوسی کرنا
۷۲- ٹوکا ٹاکی کرکے گفتگو کرنا۔
۷۳- چیخ چیخ کر بولنا۔
۷۴- کسی کے خیال علمی پر حملہ کرنا۔
۷۵- دوسروں کو بیوقوف اور کم علم ظاہر کرنا۔
۷۶- سائل کو جھڑکنا۔
۷۷- گندے اشعار اور گیت گانا۔
۷۸- کھوٹی اور خراب چیز کو اچھا کہنا
۷۹- خالص کو ناخالص ظاہر کرنا۔
۸۰- نااہل کے حق میں ووٹ اور رائے دینا
۸۱- مرحوم کو برا کہنا۔
۸۲- چندہ یا ٹیکس کی خاطر آمد کم بتانا۔
۸۳- رشتہ کی خاطر آمد زیادہ بتانا
۸۴- [illegible]
۸۵- امتحان میں دوسروں سے جواب پوچھنا یا کچھ بتانا
۸۶- بغیر اجازت کسی کی کاپی یا کتاب پڑھنا
۸۷- بغیر وجہ کے کھانے میں عیوب نکالنا
۸۸- احسان کرکے جتلانا۔
۸۹- جھوٹا وعدہ کرنا جو پورا نہ کرنا ہو
۹۰- بوقت ضرورت حق بات نہ کہنا
۹۱- بے جا خوشامد کرنا
۹۲- بے انصافی کی بات کرنا۔
۹۳- اپنی قوم اور نسب پر فخر کرنا۔
۹۴- کام نہ کرنے کے لئے بہانہ سازی کرنا
۹۵- اپنی ذمہ داری اور قصور کو دوسروں پر ڈالنا۔
۹۶- بات بات پر سخت گیری کرنا۔
۹۷- گالی کا گالی سے جواب دینا۔
۹۸- بزرگوں کے آگے اونچی آواز سے بولنا
۹۹- کسی کی تعریف کرنا تا وہ بھی تعریف کرے
۱۰۰- غیر اللہ معبودوں کو گالی دینا
۱۰۱- اگر کوئی عیب بتائے تو برا منانا
۱۰۲- مذاق میں جھوٹ بولنا
۱۰۳- ایسا مذاق کرنا جو دوسروں کو ناگوار ہو
۱۰۴- بغیر ضرورت سچی بات کہنا جس سے فتنہ پیدا ہو
۱۰۵- کسی کے نصیحت کرنے پر برا منانا۔
۱۰۶- بزرگوں پر اعتراض کرنا۔

۱۰۷- بوقت ضرورت سچی بات نہ کہنا۔
۱۰۸- کسی کے پیچھے برا کہنا۔
۱۰۹- قصور معاف کر کے پھر اس کا ذکر کرنا
۱۱۰- اپنی غلطی اور قصور کا انکار کرنا۔
۱۱۱- تجسس کرنا
۱۱۲- بلا ضرورت اور بے مقصد سوال کرنا۔
۱۱۳- خیرات مانگنا۔
۱۱۴- غیر محرم عورتوں کے جسمانی محاسن بیان کرنا
۱۱۵- گھر کی چھوٹی چیزیں دینے سے انکار کرنا۔

زبان کے گناہوں سے بچنے کا علاج:

زبان کے گناہوں سے بچنے کا علاج قرآن کریم کی آیات اور مذکورہ بالا احادیث میں بیان کر دیا گیا ہے کہ "پہلے بات کو تولو پھر منہ سے بولو" تاہم مزید علاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے وہ بھی سن لیں۔ فرمایا:-

"مَنْ صَمَتَ نَجَا"
جو خاموش رہا وہ ان خرابیوں سے نجات پا گیا۔
(مشکوٰۃ ص ۴۱۳)

"من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیراً او لیصمت" کہ جو اللہ تعالیٰ اور آنے والے دن پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ جب بات کرے تو بھلائی اور خیر کی بات کرے ورنہ خاموش رہے اسی میں بہتری ہے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو ان احکامات الٰہیہ اور فرامین نبویہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

۶/۴ تا ۳۰/۴ مہمان خانہ مستورات کی آمد کل -/۹۲۱ ہوئی ہے جو بہت ہی کم ہے۔ اس وقت تک کل آمد مہمان خانہ کی ۰۹ ــ ۳،۴۰،۶۰۰ ہوئی ہے جبکہ اس پر کل خرچ ۶۵ ــ ۴،۳۲،۳۷۳ ہو چکا ہے۔ مزید دو کمرے تعمیر ہونے باقی ہیں جبکہ آپ سب کی کوشش سے یہ بانوے ہزار کی رقم جو آمد سے زائد خرچ ہو چکی ہے پوری نہ ہو جائے مزید تعمیر مشکل ہے۔ اس لئے وہ بہنیں جنہوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ اس کی تعمیر کے لئے چندہ بھجوائیں اور جو حصہ لے چکی ہیں وہ بھی کچھ نہ کچھ مزید بھجوائیں۔ کافی تعداد میں ایسی بہنیں ہیں جنہوں نے اس میں حصہ نہیں لیا یا کم لیا ہے۔

لجنات اس چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانات دارالقضاء

(۱) مکرم حبیب دین صاحب ولد مستری عمر دین صاحب مرحوم محلہ دارالرحمت شرقی بت ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کے نام محلہ دارالیمن ربوہ میں ایک قطعہ زیر رہن ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کا کوئی اور جائز وارث نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ مرحومہ موصیہ نہیں تھیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(۲) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ مکان ۳۴/۱۱ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد صدیق صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۳۴/۱۱ واقع محلہ دارالیمن میرے خاوند مرحوم کے نام الاٹ ہے اسی طرح مبلغ -/۲۰۰ روپے مرحوم کی ذاتی امانت ۴/۲ تحریک جدید میں جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں:-

(۱) شفیق احمد صاحب - (۲) زاہدہ نسیم صاحبہ۔ پسر و دختر

استدعا ہے کہ یہ قطعہ اور مذکورہ رقم تینوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں اور رقم مجھے ادا کی جائے۔ مرحوم موصی نہیں تھے۔

نوٹ: اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت و سپاس تعزیت

مکرم لطف اللہ خان صاحب ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ

میرے بڑے بھائی محترم چوہدری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر ریلوے پولیس کراچی چھاؤنی مورخہ ۲۹ اپریل صبح ۷ بجے ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

مرحوم گزشتہ ڈیڑھ سال سے دل کے عارضہ سے بیمار تھے۔ مارچ ۱۹۷۸ء میں کسی حد تک صحت یاب ہونے کے بعد کراچی چھاؤنی میں اپنے سرکاری فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ۱۷ اپریل سے انتڑیوں کے کینسر میں مبتلا ہو گئے اور آپ کو ریلوے ہسپتال کراچی میں علاج کے لئے داخل کروایا گیا۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا

مورخہ ۲۷ اپریل MEDILARE CLINIC ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں دل کا شدید دورہ پڑا اور اگلے روز انتڑیوں کا اپریشن ہوا۔ اپریشن کے بعد بیہوشی رہی اور ۲۹ اپریل کی صبح اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۴۹ سال سے کچھ زیادہ تھی۔

۳۰ اپریل کو آپ کا جنازہ ربوہ پہنچا۔ بعد نماز عشاء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تعزیت کا اظہار فرمایا۔ قبرستان عام قطعہ ۱۳ میں تدفین کے بعد محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے مرحوم بھائی صاحب نہایت ہی شفیق اور ہمدرد انسان تھے۔ نہایت ہی ملنسار کم گو، خلیق اور صلح جو تھے۔ تمام بھائی بہنوں کے لئے پدرانہ شفقت کا مظہر تھے۔ ایتاء ذی القربیٰ کا حسین پیکر تھے۔ اسی وجہ سے تمام رشتہ داروں کے دلوں میں گہری محبت تھی۔ احمدی احباب کے ساتھ نہایت محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنی دین داری اور حسن اخلاق کے باعث اپنے حلقہ احباب میں "قادیانی اور فرشتہ سیرت" مشہور تھے۔ آپ نے ۲۹ سال تک علاقہ سندھ میں ریلوے پولیس اور پولیس ٹریننگ سکول میں بطور انسٹرکٹر کام کیا۔

مرحوم کی کوئی اولاد نہیں۔ اپنے پیچھے سوگوار بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔ آپ کی دعائی زندگی سے محرومی ہمارے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں کیونکہ وہی پیار اور محبت کے لائق ہے

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اس صدمہ کے موقع پر ربوہ اور بیرون ربوہ سے بکثرت احباب جماعت نے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور بذریعہ خطوط بھی احباب ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ خاکسار اپنے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ جو ہمدردانہ محبت و اخوت سے ہمارے دلوں کی ڈھارس کا موجب بنے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔ نیز مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور ہم تمام بھائیوں اور بہنوں اور رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

درخواست دعا

میرا بڑا لڑکا عزیزم محمد یوسف بعارضہ اپنڈے سائیٹس بیمار چلا آ رہا ہے اور ان دنوں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین!

(فضل احمد چک چٹھہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۵۲

میں میر باز خاں ولد اللہ داد خاں قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ زرعی زمین دس بیگھے واقع ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ مالیت -/۳۰۰۰۰ روپے

۲۔ مکان واقع ڈیریانوالہ خام پختہ مالیت -/۵۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت و آمد زمین سالانہ -/۲۰۰۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد میر باز خاں۔ گلشن پارک مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد محمد انوار الحق نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔

گواہ شد نور الحق مظہر وصیت ۱۷۳۲۸ سیکرٹری زکوٰۃ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۰۵۳

میں محمد الیاس خاں ولد راجہ مدد خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ فوجی ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۳۰۰ روپے بصورت ملازمت ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد محمد الیاس خاں آفیسر کالونی لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد عبد الرحمن ولد سلطان علی مرحوم۔ وصیت ۲۴۰۳۴ آفیسر کالونی لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد نعیم اللہ خالد وصیت ۲۱۳۶۱ لاہور کینٹ

مسل نمبر ۲۴۰۵۴

میں صغریٰ بیگم زوجہ ڈاکٹر سعید احمد صاحب قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۲/۶۵ ۲۸ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۹/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ رہائشی پلاٹ ایک کنال واقع دار الصدر ربوہ مالیت -/۳۵۰۰۰ روپے۔

۲۔ زیورات طلائی ۳۴ تولہ مالیت -/۲۰۴۰۰ روپے۔

۳۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ صغریٰ بیگم

گواہ شد ڈاکٹر سعید احمد ولد میاں فیروز دین کوارٹر تحریک جدید ۸ ربوہ۔

گواہ شد محمد اسمٰعیل ولد فضل کریم مرحوم کوارٹر تحریک جدید ۲۸ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۰۵۵

میں لئیقہ قدسیہ بنت میاں برکت علی صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

زیور طلائی تین تولہ مالیت -/۲۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد لئیقہ قدسیہ وزیر آباد

گواہ شد میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔

گواہ شد میاں برکت علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد وزیر آباد۔

مسل نمبر ۲۴۰۵۶

میں امۃ النصیر بنت عبد الرحیم صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ امۃ النصیر [illegible] دار الیمن شرقی ربوہ۔

گواہ شد عبد العزیز احمد برادر موصیہ محلہ دار الیمن شرقی ربوہ۔

گواہ شد شریف احمد صدیقی [illegible] وصیت ۲۲۶۲۲ دار الیمن شرقی ربوہ۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر ممبران مجلس کارپرداز برائے ۸۰-۱۹۷۹ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۸۰-۱۹۷۹ء کے لئے مندرجہ ذیل احباب کا تقرر بطور ممبران مجلس کارپرداز کے منظور فرمایا ہے:۔

۱۔ خاکسار بشارت الرحمٰن — صدر
۲۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد — ممبر
۳۔ " مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) — ممبر
۴۔ " پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نائب ناظر بیت المال آمد — ممبر
۵۔ " مسعود احمد صاحب جہلمی۔ نائب وکیل التبشیر (نمائندہ تحریک جدید) — ممبر
۶۔ " سید مسعود مبارک صاحب — سیکرٹری

جملہ بزرگان و احباب جماعت سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کارکنان و خدام سلسلہ کو اخلاص، دیانت، محنت اور فراست کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار بشارت الرحمٰن صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مکرم ہادی ایمان صاحب آف انڈونیشیا کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ہمارے انڈونیشین بھائی مکرم ہادی ایمان صاحب جو ۱۰ جنوری ۱۹۷۹ء کو انڈونیشیا سے ربوہ تشریف لائے تھے یہاں چار ماہ قیام فرمانے اور مرکز سلسلہ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کے بعد ۹ مئی ۱۹۷۹ء بعد دوپہر اپنے وطن واپس تشریف لے جانے کی غرض سے ربوہ سے فیصل آباد روانہ ہوئے۔ وہاں سے آپ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی ہوتے ہوئے انڈونیشیا تشریف لے گئے۔

محترم ہادی ایمان صاحب جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن ہیں اور بانڈونگ میں مغربی جاوا کے اٹارنی جنرل کے دفتر میں پبلک پراسیکیوٹر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت منعقدہ ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۷۹ء میں جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے نمائندہ کی حیثیت سے شرکت فرمائی۔

۹ مئی کو انہیں الوداع کہنے کی غرض سے وکالت تبشیر تحریک جدید کی طرف سے ان کے اعزاز میں ظہرانہ ترتیب دیا گیا جس میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر قائم مقام وکیل التبشیر، محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید، محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا اور ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے بعض انڈونیشی طلباء نے شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

بعد ازاں محترم ہادی ایمان صاحب نے جملہ حاضر احباب سے مصافحہ و معانقہ کیا اور احباب کی دعاؤں کے درمیان بذریعہ موٹر کار فیصل آباد روانہ ہو گئے۔

ہمارے جرمن نو مسلم احمدی بھائی برادر عبداللہ ہوپ جو فرینکفورٹ سے ربوہ تشریف لائے تھے ان کی الوداعی دعوت میں [illegible] واپس جانے کے لئے اسی روز ربوہ سے روانہ ہوئے۔ [illegible] سے بھی مصافحہ و معانقہ کر کے آپ کو بھی دعاؤں کے ساتھ رخصت [illegible]۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دونوں بھائیوں کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

درخواست دعا

۱۔ چند دن سے محترم چوہدری غلام احمد صاحب امیر ضلع بہاولپور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

ماہنامہ خالد ۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان مطلع رہیں کہ ہر دو رسائل کے پبلشر مکرم محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم تھے۔ آپ گزشتہ ماہ وفات پا چکے ہیں۔ اس وجہ سے فی الحال ان رسائل کی اشاعت بند ہے۔ اور نئے پبلشر کے تقرر کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ نئی تقرری کے بعد حسب سابق ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کی رو سے اُس نے دوسروں کے لئے اپنے پیار کو آپ کی اتباع کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے اور آپ کی اُمت کا اُس نے اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ میں کہہ کر یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ ہر انسان کی بھلائی میں کوشاں رہے اور جہاں تک دوسروں کی بھلائی چاہنے اور انہیں فیض پہنچانے کا تعلق ہے مسلم اور غیر مسلم میں فرق نہ کرے جس طرح خدا تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے اور جس طرح اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حقیقی متبع کو اس نے پابند کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کل مخلوق کو سکھ پہنچائے اور کسی لحاظ سے بھی اُسے دُکھ دینے والا نہ بنے حتیٰ کہ اُس نے مشرکوں کے بتوں تک کو بُرا بھلا کہنے سے منع کیا ہے تاکہ ان مشرکوں کے جذبات مجروح نہ ہوں اور انہیں تکلیف نہ پہنچے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے انسانوں میں سے کسی کو بھی خواہ وہ کوئی ہو چھوٹی سے چھوٹی تکلیف دینے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے جماعت کے بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں اور خواتین سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا یہ ہے اسلام کی حسین تعلیم، تم اپنی زندگیوں کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالو اور نوع انسان کے سچے ہمدرد بنو اور کسی کو دکھ نہ پہنچاؤ اور کسی کی دشمنی کو اپنے دلوں میں جگہ نہ پانے دو۔ خواہ ساری دنیا کہے کہ وہ تمہاری دشمن ہے تم اپنے عمل سے ثابت کر دکھاؤ کہ تم کسی کے دشمن نہیں ہو، تم دشمنی کے لئے پیدا ہی نہیں کئے گئے۔ تم سب کے لئے دعائیں کرو اور اپنی دعاؤں کے دائرہ کو تنگ نہ ہونے دو۔ تم دعائیں کرو کہ جو خدا سے دور جا چکے ہیں وہ اس کے حضور میں واپس آجائیں، جو اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں وہ ہدایت کے اُجالوں میں آجائیں اور جو روحانی طور پر مُردہ ہیں وہ حیات نو سے ہمکنار ہوں۔ تم سب کی بھلائی اور ہمدردی و خیرخواہی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ اس کا ثبوت سب کے لئے دعائیں مانگ کر دو کہ سب کو اس دنیا میں بھی جنت نصیب ہو اور اگلے جہان میں بھی جنت ان کے لئے مقدر ہو۔

۲۔ نیز مکرم حاجی احمد بخش صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

والسلام مبارک احمد
جنرل سیکرٹری ضلع بہاولپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زمین، مکان، کوٹھی، جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹ ایجنسی پراپرٹی ڈیلرز مقابل ایوان محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸
فون گھر ۲۰۵